79190 ـ كھانے كے باقی ماندہ ذرات كا بغیر ارادہ پیٹ میں چلے جانے كا حكم

سوال

سحری كھانے كے بعد میں دانت سیدھا كرنے والا آلہ ركھتا ہوں، اور دانت صاف كرنے كے بعد اس میں كچھ كھانے كے ذرات باقی بچ رہتے ہیں جن پر میں متنبہ نہیں رہتا، جس كی بنا پر كوئی ذرہ حلق میں چلا جاتا ہے اور كچھ كو میں نكال لیتا ہوں، تو كیا میرے ذمہ قضاء ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

روزہ ركھنے والے مسلمان شخص كو چاہیے كہ وہ رات كو اپنے دانت صاف كر لیا كرے، جہاں كھانے وغیرہ كے كچھ ذرات اٹك گئے ہوں تو وہ صاف ہو جائیں، اور اسے دوران وضوء اچھی طرح كلی كرنی چاہیے تا كہ دانتوں میں پھنسے ہوئے كھانے كے ذرات نكل جائیں.

اور جس كسی نے بھی دانتوں میں پھنسے ہوئے كھانے كے ذرات نكالنے كی استطاعت ہونے كے باوجود خود نگلے تو اس سے ا سكا روزہ ٹوٹ جائیگا، لیكن اگر وہ بغیر اختیار كے ہوں، مثلا اگر وہ تھوك كے ساتھ مل كر خود ہی حلق میں چلے جائیں اور وہ اسے باہر نكالنے كی استطاعت نہ ركھے تو اس كا روزہ صحیح ہے، اور اس پر كچھ لازم نہیں آتا.

ہمارے اصحاب ـ یعنی شافعیہ ـ كہتے ہیں: اگر اس كے دانتوں میں كھانے كے ذرات باقی بچ رہیں تو اسے رات كو ہی دانتوں كا خلال كرنا اور اپنے منہ كو صاف كرنا چاہیے، اگر وہ صبح روزہ ركھے اور اس كے دانتوں میں كچھ باقی ہو اور اس نے عمدا ان ذرات كو نگل لیا تو ہمارے نزدیك بغیر كسی اختلاف كے ا سكا روزہ ٹوٹ جائیگا، امام مالك، ابو یوسف اور احمد كا یہی قول ہے....

روزہ ٹوٹنے میں ہماری دلیل یہ ہے كہ: اس نے اس چیز كو نگلا ہے جس سے احتراز كرنا اور بچنا ممكن تھا، اور اسے نگلنے كی كوئی ضرورت نہ تھی، تو اس طرح ا سكا روزہ باطل ہو جائیگا، جیسا كہ اگر اس نے اپنے ہاتھ سے اسے دانت سے نكالا اور نگل لیا.....

لیكن اگر وہ تھوك میں مل گیا اور اس نے اسے بغیر قصد و ارادہ كے نگل لیا تو اس میں امام شافعی رحمہ اللہ سے

اصحاب نے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے، بعض نے یہ نقل کیا ہے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، اور بعض نے نقل کیا ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا.

اور صحیح یہ ہے اور اکثر کا قول بھی یہی ہے کہ یہ دو حالتوں پر ہے: جب یہ کہا ہے کہ: اس سے روزہ نہیں ٹوٹےگا " تو اس سے یہ مراد ہے کہ اگر وہ اس میں امتیاز کرنے اور باہر نکالنے میں قادر نہ ہو.

اور جب یہ کہا کہ: اس سے روزہ ٹوٹ جائیگا، تو اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ باہر نکالنے پر قادر ہو لیکن ایسا نہ کرے بلکہ اسے نگل جائے " انتہی. کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

دیکھیں: المجموع للنووی (6 / 317).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (78438) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں ابن قدامہ رحمہ اللہ کی بہت ہی نفیس اور عمدہ کلام ہے آپ ا سکا مطالعہ کریں.

اور اسی طرح سوال نمبر (22981) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں اس میں روزہ توڑنے والے قواعد و ضوابط کا بیان ہوا ہے.

واللہ اعلم .